بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 3 جون 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر چل رہا تھا اس ضمن میں آنحضرت ﷺ کے وصال کے فوری بعد منافقین اور مخالفین سے جو لڑائیاں ہوئیں اس میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی مسیلمہ کذاب سے ہونے والی جنگ کا ذکر ہو اتھا۔ اس حوالے سے مختلف مسلمان گروہوں کے عَلم برداروں کی بہادری کا ذکر ہوا تھا۔ اس معرکے میں انصار کا جھنڈا حضرت ثابت بن قیسؓ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن خطابؓ کے پاس۔ حضرت زید بن خطابؓ نے لوگوں کو مضبوطی سے دشمن کے مقابلے کا درس دیا اور اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ مَیں اس وقت تک بات نہیں کروں گا جب تک اللہ انہیں شکست دے یا مَیں اللہ سے جاملوں۔ آپؓ حضرت عمرؓ کے سوتیلے بھائی اور شروع میں اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ جنگِ بدر اور بعد کے غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد حضور ﷺ نے ان کی مؤاخات معن بن عدی کے ساتھ قائم فرمائی تھی اور دونوں ہی جنگِ یمامہ میں شہید ہوگئے۔

حضرت زید بن خطابؓ کی شہادت کے بعد پرچم سالم مولیٰ ابی حذیفہ نے تھاما۔ جب حضرت زیدؓ کی شہادت کی خبر حضرت عمرؓ کو ملی تو آپ نے فرمایا کہ زید دو نیکیوں میں مجھ سے آگے نکل گیا یعنی مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا اور مجھ سے پہلے شہید ہوگئے۔ حضرت عمرؓ اکثر فرمایا کرتے کہ جب بادِ صبا چلتی ہے تو زید کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

جنگِ یمامہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے یہ بھانپ لیا تھا کہ جب تک مسیلمہ زندہ ہے یہ جنگ ختم نہیں ہوگی چنانچہ آپؓ نے انفرادی مقابلے کے لیے آواز لگائی اور جو جو مقابلے پر آیا آپؓ نے اسے قتل کر دیا۔ پھر حضرت خالدؓ نے مسیلمہ کو مقابلے کی دعوت دی جو اس نے قبول کرلی لیکن حضرت خالدؓ کا پُرزور وار دیکھ کر مسیلمہ بھاگ نکلا اور اس کے ساتھی بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ بنو حنیفہ اپنے ایک سردار محکم بن طفیل کے کہنے پر میدانِ جنگ سے ملحق ایک باغ میں داخل ہوگئے۔ اس معرکے میں مسلمانوں نے انتہائی صبر واستقامت کا ثبوت دیا اور بڑی بے جگری سے لڑے۔ جب بنو حنیفہ نے باغ کا دروازہ بند کرلیا تو حضرت براء بن مالکؓ نے کہا کہ مجھے باغ کے اندر پھینک دو مَیں اندر جاکر دروازہ کھول دوں گا۔ ابتداءً مسلمانوں نے اس بات کو قبول نہ کیا لیکن آپؓ کے اصرار پر آپ کو اٹھا کر باغ میں پھینک دیا۔ آپؓ نے بڑی جاں فشانی سے لڑتے لڑتے دروازہ کھول دیا اور یوں مسلمان باغ میں داخل ہوگئے۔ ایک روایت کے مطابق صرف حضرت براء بن مالکؓ نے نہیں بلکہ اور بھی کئی مسلمانوں نے دیوار کود کر دروازے کا رُخ کیا تھا۔ مسیلمہ ایک دیوار کے شگاف میں کھڑا تھا اور بچاؤ کے لیے دیوار پر چڑھنا چاہتا تھا اور غصے سے پاگل ہو چکا تھا۔ وحشی بن حرب جنہوں نے جنگِ احد میں حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا وہ آگے بڑھے اور اپنا وہی برچھا پھینکا جو مسیلمہ کو جالگا اور دوسری طرف سے پار ہوگیا۔ پھر ابو دجانہ سماک بن خرشہ نے تلوار کے وار سے مسیلمہ کو ڈھیر کر دیا۔ مسیلمہ کو کس نے جہنم واصل کیا اس سے متعلق مختلف نام روایات میں مذکور ہیں۔ خود وحشی بن حرب نے ایک تفصیلی روایت میں حضرت حمزہؓ کے قتل، پھر فتح مکہ کے بعد اپنے طائف بھاگ نکلنے اور بالآخر اسلام قبول کرکے مسیلمہ کذاب کے قتل کی روایت بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم دونوں یعنی انصاری صحابی اور حضرت وحشی میں سے کس نے

مسیلمہ کو قتل کیا۔ لیکن اگر مَیں نے اسے مارا تو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص یعنی حضرت حمزہؓ کے قتل کا ارتکاب بھی مَیں نے کیا اور سب سے بدترین شخص کو بھی مَیں نے ہی مارا۔

آنحضور ﷺ نے جو وحشی بن حرب کو یہ فرمایا تھا کہ کیا تمہارے لیے ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آؤ۔ اس کی شرح میں حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ **وھل تستطیع ان تغیب وجھك عنی** بہت بلند اخلاق کے آئینہ دار ہیں۔ یہ لب ولہجہ آمرانہ نہیں بلکہ التماس کا لہجہ ہے۔ اِس سے اُس محبت کا پتا چلتا ہے جو حضرت حمزہؓ کے لیے آپؐ کے دل میں تھی۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان اور بالخصوص پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے عمومی حالات تو جو بگڑ رہے ہیں وہ تو ہیں ہی، لیکن پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت بھی بڑھ رہی ہے۔ پرانی قبریں اکھیڑنے سے بھی انہوں نے گریز نہیں کیا۔ انتہائی بد طینت لوگ ہیں خدا ان کی پکڑ کرے۔ الجزائر کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں وہ بھی آج کل مشکلات میں گرفتار ہیں۔ افغانستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے مکرم نسیم مہدی صاحب ابن مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب، عزیزم محمد احمد شارم، مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ تین مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞